© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

کہنے کو یوں تو عقدۂ مشکل کہیں جسے
دونوں جہاں کا دل ہے مگر دل کہیں جسے

جلوہ فروشِ حسن کی منزل کہیں جسے
وہ ہے زبانِ عشق میں ہم دل کہیں جسے

دیکھی نہ آج تک نگہِ شوق نے کہیں
ایسی نمودِ جلوہ کہ باطل کہیں جسے

اُس جنبشِ نفس پہ ہے اب انحصارِ شوق
آہِ شکستہ بھی تو یہ مشکل کہیں جسے

اک موجِ درد بن گئی ہر سوز و ساز میں
گرمیِ دل کہ گرمیِ محفل کہیں جسے

ہستی کا ہر نظام ہے مجبورِ اضطراب
وہ ذرہ کون سا ہے نہ ہم دل کہیں جسے

منزل پہ آکے آپ ہی یہ راز کھل گیا
منزل کا اک فریب ہے منزل کہیں جسے

وہ بھی ہے ایک جلوۂ درپردہ کی نمود
اہلِ نگاہ پردۂ حائل کہیں جسے

اے ناخدا فریبِ تخیل سے ہوشیار
طوفاں کی ایک موج ہے ساحل کہیں جسے

اب کے تو فیضِ عشق سے آئی ہے وہ بہار
اعجازِ خوں فشانیِ بسمل کہیں جسے

شامِ فراق کیجئے ایسی کوئی فغاں
گرمیِ سوزِ عشق کا حاصل کہیں جسے

پھر دیکھئے کہ اٹھتی ہیں کتنی قیامتیں
اس کو مٹائیے تو سہی دل کہیں جسے

غربت کی شام تو ہی بتا دے کب آئے گی
ایسی سحر کہ عشرتِ منزل کہیں جسے

دیکھا جو غور سے تو یہ ثابت ہوا مجھے
ناقص وہی ہے سب نے کامل کہیں جسے

زندانِ دو جہاں میں ہے گونجی ہوئی آلم
اک وہ صدا کہ شورِ سلاسل کہیں جسے

© rasailojaraid.com